

## یہ وہی نہ مانہ لو نہیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت پر ایک ایسا خراب زیاذ بھی آئے گا جب کہ میری امت کے لوگ پانچ ایسی چیزوں سے والہانہ شدید تکنی کا اظہار کریں گے جن سے درحقیقت نفرت کرنا چاہیے اور پانچ ایسی چیزوں کو دل سے فراموش کر دیں گے جن کو یاد رکھنا اور حر زجان بنانا ضروری ہے۔

- ۱۔ دنیا کے فانی سے دلی محبت کا اظہار کریں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے
- ۲۔ حیات مستعار پر جان دیں گے اور موت کا خیال دل سے نکال دیں گے
- ۳۔ ایوانوں اور محلات پر مرٹیں گے اور قبروں کی وحشت ناکیوں کو فراموش کر دیں گے۔
- ۴۔ مال و دولت پر فریفته ہو جائیں گے اور حساب و محاسبہ قیامت کو بھول جائیں گے۔
- ۵۔ مخلوقات سے دل لگائیں گے اور اپنے خالق و مالک کو فراموش کر دیں گے۔ (المبنیات)

فی کامی، ایک روکی

سالانہ چندہ بیس روپے

۱۹۵۸ء

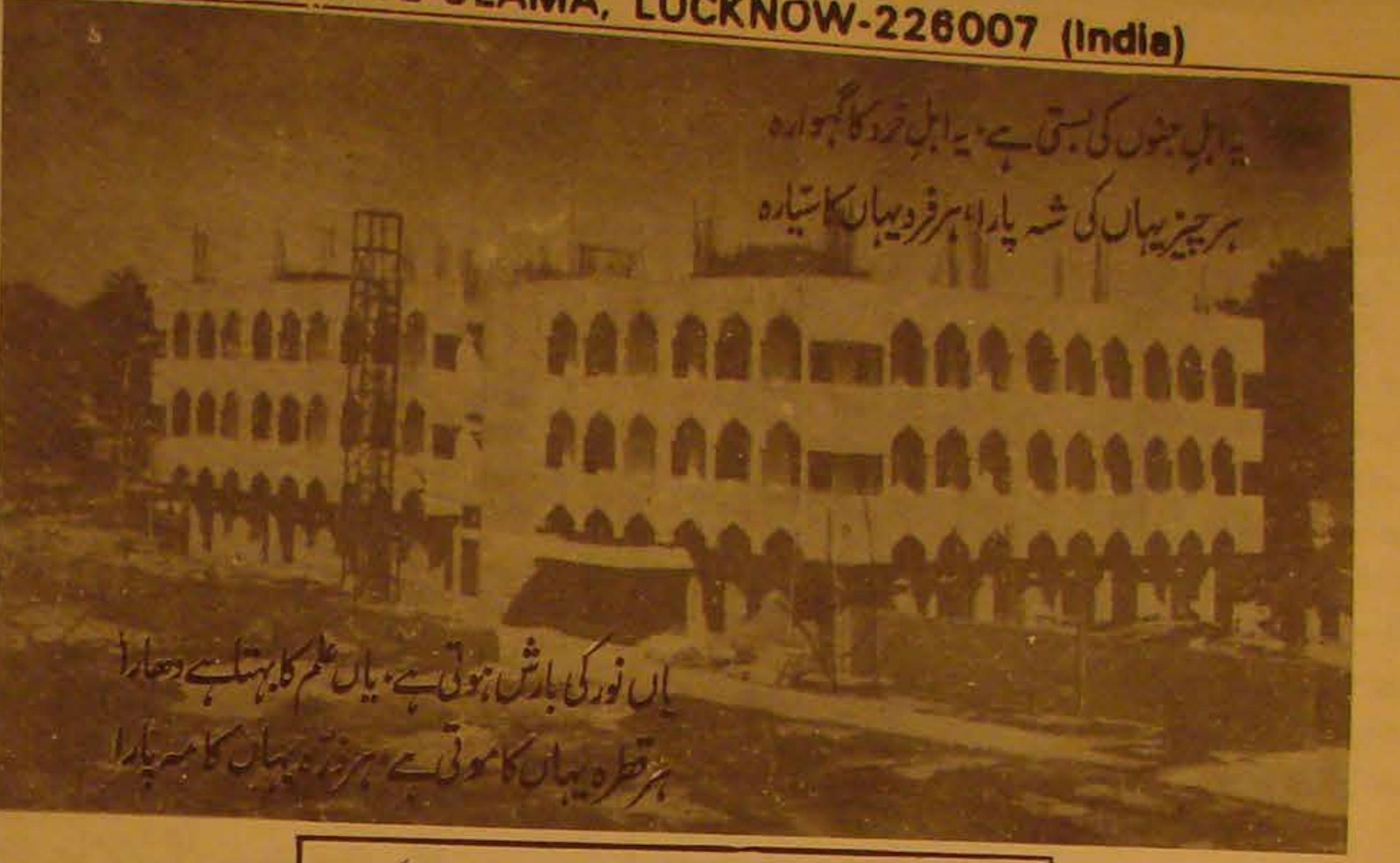
Regd. No. LW/NP 58

# TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)

یہی جنوں کی بستی ہے، یہ اب تحد کا گہوارہ  
ہر چین یہاں کی شہزادی، سرفراز یہاں کا سیارہ



دان فوری کتابشہ بولتی ہے، یاں علم کا ہستے ہے حصار  
ہر طرد یہاں کاموٹی ہے، ہر چیز یہاں کامہ بیاما

دارالعلوم مندوہ العلماء کا جدید کتب خانہ آباد ہو گیا

جس طرح سے مدد و معاونت کا تجسس خانہ تک رسائیں اور بخوبی اپنے کھنکاپن  
اس طرح منتقل ہونے لیتیں کہ جیسے کتابوں کے لیے ہر قدر کتب خانہ  
کتب خانہ دارالعلوم کے قیمت اشانتے کتب خانہ کا چھٹے خیلے قیام  
ہے جو دینے کے طرز بریجے ہو جائے ہو، یا کام سے حسنہ دینے کے لیے شکوہ ہے  
تھا اذکار بوس کے کام ہونے بازیں بخوبی کوئی نہ کوئی دلوں  
کے کتابوں کے یہ بخوبی رجس بدلے کر طلب کریں تعداد تعداد ہر چیز  
شوق ہے اس سیرے لگائیں رجس اور وہ کام جو بہت دشوار معلوم ہو رہا تھا  
بنا یعنی اس فیض و مہدوت کے ساتھ یہاں کوئی دشواری کے درجات باغا، اور کتبے  
خانہ کے نئے اور بخوبی خانہ سے اپنے تمام لوازماتے کے ساتھ آباد ہو گئی۔  
اللہ تعالیٰ ہمارے ہمارے طلب کو علم و عرفان کے دلستے سے مالا مال کرے  
اپنے بخوبی سعادتندی کا نظاہر کریں، وہ اس طرح کام بیسے لگ کر رہے  
جیسے ایکے خانہ کے افادگھن کے کام میں لگے جاتے ہیں۔  
شبلی دوسری حصے کی روشنی خوش ہو جائے گی کہ اسے کی بلند اور  
اوپری خیال کے مطابق مولانا سہ ابوالحسن علی ندوی مظلوم کی زیر سر ہے، دہ  
کتبے خانہ کے مطابق اسی جس کا وہ خوب دیکھیں تھے اور اسے کہے نہیں میں  
وہ خوب شرمندہ تیریز موسیٰ کافا۔  
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سکونت و دام رکھ کر اس سے وہ فائدہ پہنچ جو بیانات  
مدد و معاونت کی شعبہ دار رعایتی کے ساتھ بکھر اساتھ نہ فدا  
اسے ملے کتبے خانہ منتقلی میں تا اجر بندی کے باخرا نام صاحب  
مدد و معاونت کے حکم برداریاں کتبے خانہ منتقلی کا کام شروع کر دیا  
ایجاد و اساتذہ کی ایک بڑی تعداد مکاری ہوئی فرقہ  
کوئی کے خواص کو سے اکبر کتبے خانہ کو گھٹی کرتے ہیں  
کے دھاروں کا ایک بڑی تعداد اسے کے بعد طلب کر کے ایک

# مُسْكَنُ الْحَقِيقَةِ

# ج به و تعمیہ رو ترقی دارالعلوم ندوہ العلما و الحسینو

جلد نمبر ۲۱ - اکتوبر ۱۹۸۳ء  
شماره نمبر ۷ - جمادی الاول ۱۴۰۳ھ

محمد الازهار ندوی

# ایک خوش انسان قدرام

کاسہ بلا بکا کی چوپتی اسلامی سربراہ کانفرنس نے مصر کی محظی مسوخ کر کے تنظیم میں شامل کرنے کا فہد کی ہے، اور اس کی اطلاع دینے کے لئے گنی کے صدر سیکو نوری کی قیادت میں ایک کمیٹی کی تشكیل کی ہے، اس کی بنی میں بشمول جزل سکرہ ٹیری جیب شعلی، عراق، گمنی اور پاکستان شامل ہے، مہرے اس کا سرکاری طور پر خبر مقدم کرنے کا فیصلہ کی ہے۔

مصر کو ۱۹۴۹ء میں تنظیم سے محظل کر دیا گیا تھا، جب اس نے اسرائیل سے کیبڈیوڈ کے مقام پر اس کے  
سمعروہ کیا تھا، جو اسرائیل کو تسلیم کرنے کے مترادف تھا جس کی وجہ سے مصر کو اندر ون ملک اور بیرون ملک  
حکومت ناراضی اور مذمت کا سامنا کرنا پڑا چن کہ اس کی مخالفت میں مصری وزیر خارجہ نے استغصی دے دیا  
اور پورے ملک میں اس معاملے کی مذمت میں مظاہرے ہوئے، یروانی دینا میں خاص طور سے، شام  
لبیا، جنوبی یمن اور الجزائر نے اس پر بہت واپسیا چایا، اور دائیں بلاک سے تعلق رکھنے والے مالک نے  
بھی مصر کے اس فیصلہ پر ناراضی ہو کر اس کا مقابلہ کر دیا، اور اسے علاقائی، سیاسی، اور سماجی، تنظیموں  
اور کافرنسوں سے الگ کر دیا، مصر کو عرب لیگ سے بکالدیا گیا اور اس کا پہلا آفس قاہرہ سے  
 منتقل کر دیا گی، مصری جزل سکریٹری کی جگہ قلیوبی کو مقرر کیا گیا، اس کا رد عمل ہوا کہ مصر نے اپنے ردابط  
 اسرائیل اور مغربی یورپ کے مالک سے بڑھائے اور تجارت و تعاون کے معاملے بھی کئے مگر اسرائیل  
 کی ہٹ دھرمی اور مصری قوم کے خودداران مقاطعہ کی وجہ سے اس میں پیش رفت نہ ہو سکی مجبوراً مصری قوم کو  
 اسلامی دینا سے تعلقات بڑھانا پڑا کیونکہ آرٹے وقت برکام آنے والے مالک ہی نہیں اور انہی سے  
 امداد و تعاون حاصل ہو سکتا تھا۔

اسلامی عرب دنیا میں صریح ایسا ملک ہے جو اسرائیل سے جاری تگیں لڑ جائے، اور اس کے اس خیال کو کر دہ ناقابل تحریر ہے باعل نابت کر دیا ہے۔ اس خط میں اسرائیل کے تو بیس پہنچانہ عزائم کا مقابلہ اور حالات کو اتحاد و پایہداری دینے کے لئے مصر کے شام سے مل کر ایک دفاعی تشكیل دیا۔ مگر وفاق دیرہ پا نابت نہ ہو سکا اور بہت جلد انقلاب و اختلاف کا شکار ہو گیا۔ مصر ۱۹۴۸ء میں شام کی وجہ سے ملک میں کودا اور اسے سینا و غزہ کی بٹی سے باتھ دھونا پڑا، اور خود شام اپنے موجودہ سربراہ کی قیادت میں تباشہ دیکھتا رہا، اور گولان کی پہاڑیاں اسرائیل کو تختہ میں دیدیا۔ اس کے بعد مصر نے اس وقت جب یا سرفراز عدوخ برتھے اور انھیں فلسطین کے ملک کو افوام سندھ میں پیش کرنے کا موقع بھی دیا گیا تھا

جلادوں فلسطینی حکومت کی بکوہریز بیس لی لو خاص طور سے روس نواز مالک نے اس فاسدیدگی کا حصہ کی، کیونکہ یہ تجویز اس حلقو سے آئی تھی، جس کو روس کی حمایت حاصل ہیں تھیں۔ اس وقت سے روس نواز مالک فلسطین اور فلسطینی یونڈ کی در بر دہ مخالفت کرنے لگے اور فلسطینی کارکوں کو تعصیت ہبہ نہیں لے گئے۔

ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ نہ مت ہو چکا ہے لہذا اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا خادم، ندوۃ اصلہ اور کاتر جان، آپ کے سالانہ چندہ بلنے بخشن دیجئے ارسال فرمائیے۔ اگر اگلے شمارہ کی روایت کے پیسلے آپ کا چندہ باخط کو صولت ہے تو یہ سمجھ کر آپ کو دیں گے۔ اگلے چندہ بخشن دیجئے ارسال فرمائیے۔ آپ کے طالبائیں دیکھ لیں گے ردانہ چندہ پا خدا بھیتے وقت ایسا بزرگ دیداری کھنڈاں بھولیں۔

میراث اسلامی

مولانا ابوالعرفان ندوی

مجلہ ادارت

# شِسْ الْحَقِّ نَدَوِي

# مُحَمَّدُ الْأَزْهَارِ نَدَوِي

خط و کتابت کا پتہ،  
میتوڑ تعمیر حالت، پوسٹ بکس ملے  
ندوہ، لکھنؤ (انڈیا)

# زرتعاوون

# بیردن ملک

<u>بڑاں دار</u>	
ایشیانی ممالک	۱ بونڈ
افریقی ممالک	۸ بونڈ
بورب وامریکہ	۱۰ بونڈ

## نورٹ :-

چک، ڈرافٹ، ناظمنہ دڑہ  
العلار لکھنؤ کے نام سے بنائیں  
اوہ فتر تحریریات کے بزرگ  
رواد فرمائیں ۔

三

卷之三

اے دارہ میں اگر سُر  
خدمت میں پختا بے  
اگے سے جنہے ادا کرنے میں

ہے کہ جس چیز سے تو نے جیس محروم رکھا  
ان کی تناہی مبارے دل سے نکال دے  
اور اسے بروار دگار! تو ہمیں دنبا میں ٹھیک  
بھلانی دے، اور آخوند میں بھی بھلانی دے  
اور دوزخ کے عذاب سے بچا دے،  
ماجراء دعاؤں کے ساتھ جیس یہ توفیق  
بادگاہ ایزدی سے مالکنی چاہئیے کہ باری آتی  
تو ہمیں آئندہ زندگی کے ہر لمحے میں اپنے ذکر

ابنی یاد کی توفیق و طافرما، اور عبد و معمود  
رشتے کو مہبوب و تربیت کی خوت و مصالح  
سے بھی نواز دے۔ یہ میں اسلامی زندگی  
کے تقاضے اور سیمی بیس مسلمانوں کی زندگی  
کے مقاصد۔ بس ہمارا یہ کام ہے کہ اب تک  
زندگی کے ہر لمحے میں اللہ تعالیٰ کے اعلاء  
گزار بھئے رہیں کہیں دراصل عبادت ہے  
ایسی زندگی میں ہمارا ہر فعل، ہر حرکت اور  
ہر اشارہ اللہ کے تابع فرمان ہو گا کافی  
قدرت کے مطابق ہو گا۔ ہم جب قانون  
اللہ کے رمز شناس بن جائیں گے تو وہ  
قانون ہماری دینی، معاشرتی، معاشی  
سماجی زندگی میں ہمارا صحیح فقط بن جائے گا  
وہ ہمارے لئے رحمت بن جائے گا اور  
اس کی پوری پوری پابندی سے خداوند  
قدوس کی برکتیں اور رحمتیں ہم برسانی  
فکن رہیں گے۔ ہم تمام رذائل اخلاق، یعنی  
تجھوٹ، غیبت، بدگوئی، دلنشکی، بہتا  
وغیرہ سے محفوظ ہوں گے۔ اور اخلاق  
فاضل کے ایں اور نقیب بن جائیں گے  
اور یہ ایسا راستہ ہو گا جو کبھی خدا  
نہ ہو گا۔ یہ ایسی کافی ہو گی جو آخرت  
ہمارے کام آئے گی۔ اعمال انسانی  
بارے میں خداوند قدوس کا ارشاد  
کہ ان کو ان کے عمل کا بولا یورا بدلتے  
سورہ انبیاء میں ارشاد ہے:  
اور قیامت کے دن کے لئے ترازوں  
یعنی النصاف رکھیں گے، پھر کسی برکت پڑ  
ہو گا، اگر رانی کے دانے کے برابر بھی کچھ  
تو ہم لے آئیں گے۔ اور ہم کافی میں حس  
کرنے والے۔

بخارے لحاظ زندگی شب دروز جی  
اور شب دروز باد دسال جس تب میں تجھے  
ہیں اور تم بے خبر ہیں زندگی کا کار داں  
سرعت کے ساتھ بادہ بیجا ہے اور تم کو اس  
کا شعور نہیں غر کا پیمانہ لبریز ہوتا جا رہا ہے  
اور سماں ادل اس احساس سے خالی ہے  
ایسا کیوں ہے؟ کیا ہماری عقلیں سلب  
ہو گئی ہیں یہاں اشعار خواہید ہے ایک  
ہماری حس مردہ ہو گئی ہے؟ تم روز  
زندگی کے بے شمار عادات کا متابہ  
کرتے ہیں موت کے آہنی بخوبی کا فرمایو  
کا جیانک منظر ہیں روز روکھاں دیتا ہے  
ہر قلی لبروں کی ساحر ازاد فونوں نے دنیا کے  
اسانی خسارے ہی میں لفڑا کے کا، پھر  
جب یہ سب کچھ ایک حقیقت تابتے تو  
ہم اب تی سمعیات کی لوکی طرف کیوں نہیں  
دیکھتے غر کا پیمانہ لبریز ہوتا جا رہا ہے اس  
کا شعور کیوں ہیں پیدا کرتے عمر برف کے  
ایک لوگ کی مانند ہے وہ ہر بخوبی کھل ری  
تے پھلتی جا رہی ہے اور یونہ معدوم  
ہو گئی، ہم با تحمل کر رہے گئے اور دیکھے  
ہم اپنے حسن دشباپ برانتے نازاں تھے  
کہ اس کے نشہ میں ڈوب کر پھول کے اک  
یک یقینیت فانی ہے باقی دن ہے کی ایک  
دن خود ہم نے کہیں آئندہ میں اپنا چہرہ دیکھ  
لیکن اس حال میں ہم نے صبر کی قوت  
نہیں دیا۔ لیکن اسکے رحیم و کریم تو نے  
ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا ہیں ابھی نہ تو  
محروم نہیں کیا اور تیری نوارش بد کی  
سلدقائم رہا اور ماے اللہ! ہیں  
دے جس سے ہم پر اڑ کر اور نکلا داک  
رہیں اور تیری بدایت کو مانتے رہیں  
لیکھوں کا نور کر دے اور اے میر  
یہ درخواست ہے اور یہ الجی ہے کہ تو  
حکم کو جہاں سے دل کی بہار بنا دے  
آنکھوں کا نور کر دے اور اے میر  
ہر در دکارا تو سماں دے علک میں  
دے، شادابی دے، امن وسلامتی  
اور جو نہیں ہیں تو نے عطا کی ہیں  
کی بکتوں سے ہیں محروم در کھ، اور  
خداوند قدر، اس کے دل میں  
دینا کے کسی امیر کا سینہ کھول کر دیکھو  
تمہیں اس کے اندر دنخ و اندر دہ کا دھنواں  
مزدور دکھائی دے گا، یہی حال تاہاں  
ذی جاہ کا سے اور یہی حال فیقران بے  
نو کا ہے، البتہ غم کی نویں محتلف میں  
پھر جب اتنا فی زندگی ہی رنخ والم سے  
بھارت ہے تو اس سے اتنی محبت کیوں  
اور اس دامنی زندگی کے لئے تیاری  
کیوں نہیں کی جاتی، جو عنقریب آنے  
دالی ہے، دنیا تو مومن کے نے مسافر  
خانہ ہے بلکہ قید خانہ ہے اس سے دل  
لکھنا کوں سی دانانی کی بات ہے غفل د  
خرد کے کسی زاویت سے دیکھے ایسا  
السان خسارے ہی میں لفڑا کے کا، پھر  
جب یہ سب کچھ ایک حقیقت تابتے تو  
ہم اب تی سمعیات کی لوکی طرف کیوں نہیں  
دیکھتے غر کا پیمانہ لبریز ہوتا جا رہا ہے اس  
کا شعور کیوں ہیں پیدا کرتے عمر برف کے  
ایک لوگ کی مانند ہے وہ ہر بخوبی کھل ری  
تے پھلتی جا رہی ہے اور یونہ معدوم  
ہو گئی، ہم با تحمل کر رہے گئے اور دیکھے  
ہم اپنے حسن دشباپ برانتے نازاں تھے  
کہ اس کے نشہ میں ڈوب کر پھول کے اک  
یک یقینیت فانی ہے باقی دن ہے کی ایک  
دن خود ہم نے کہیں آئندہ میں اپنا چہرہ دیکھ  
لی، پھر یہ حرمت ہوئی اور پھر حسرت سے  
شاعر کی زبان میں یہ لکھنے لگے کہ: ۱۷  
ع۔ کل ہم آئیں میں اپنے رخ کی جھریاں دیکھائے  
کاروان عمر فتنے کے نشان دیکھا کے۔

شاعروں نے استواروں کے ذریعہ  
یہ کیسے کیسے مقاوم و انسکاف کئے ہیں  
اور کیسی کیسی متالیں پیش کر کے انسان  
کو پیدا کیا ہے، چھوپی کہنا ہے کہ ۱۸

زندگی انسان کی بے ماننہ مرغ خوشناوا  
شان بہ بیٹھا کوں دم تھپا با اڑ گی

یہ سب شاعروں افکار حقائق کے  
غماز ہیں، ان سے ہر فن نظر ہمیں کہ جائیے  
آفریت کی پنکھتے غافل رہنا زندگی  
نہیں موت ہے لوگ اس حقیقت کو  
کم سمجھتے ہیں ایک بن جھققے دا زخم سکتے  
کیا ہے۔

تیجھیات وندھم اصل میں دنلوں ایک  
موت سے بندھا دیتی تھی سے جا شدت اسون

اخلاق را طیرانه کاری برای

لورہپور میں حلقہ پیام النسائیت کے جلسہ سے مولانا یید ابوالحسن علی ندوی کا خطاب۔

سے یہ اطمینان ہے کہ آدمی کے باس  
بیٹھے ہوئے ہیں، اب بھرپور سکھاں  
نہیں، بیٹھے ہوئے ہیں، بڑے سے بڑا  
بیاد آدمی ذرا بھرپور کے باس جلوخ کرتے  
دکھائے، خیر بھرپور پا تو بھرپور پا سے عطا اس  
سے بچائے، میں نے درہ جلے کھی دیکھے  
میں کو جہاں سماں تندھا ہوا ہے۔ سے  
لٹکی لٹکا کر مفرک کو دیکھ رہے ہیں، اس کی  
تقریب بڑکان لٹکا ہوئے ہیں اور دیکھ  
سے کچھ رشیعہ مجاہد کو

۱۲۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کے فیادتے میں حلقہ پام انسانیت کے لیکے دفعہ نے گورکھپور کا دورہ کیا، دفعہ میں ڈاکٹر اسٹیاق حسین قریشی، مولانا سید مرتضیٰ صاحب، ناظر کتب خانہ مذکورۃ العلماء سید محمد اسحاق حسینی ندوی کے آفسر انجمن حلقہ پام انسانیتے شامل تھے، اس وقت ہندوؤں اور مسلمانوں کے تیہوار ایک ساتھ یہاں تھے جس کے ذمہ سے بولی میں کئی شہر دے میں کنیدگی کی گئی تھی، ٹانڈا اور براج میں فیادات بھی ہو چکے تھے، ایکتا ماڈلگر کے دفعہ سے بھی مختلف علاقوں میں تناول اور بیجان کے فضائیتی اسی زمانہ میں گورکھپور اسلامیہ کالج میں حلقہ پام انسانیتے کے جانب سے منعقد ایک ہوتے ہی ٹانڈے جلیس میں مولانا سید ابو الحسن علی ندوی سے نظریہ تقریر کی، جلسہ مسٹر رامکرنٹن ترہائی کے صدارتے میں ہوا، اس سے میں گورکھپور بونیور سٹی اور شہر کے موزع مسلمانوں اور ہندوؤں کے ہوتے ہی ٹانڈے تعداد شرکتے ہوئے تقریر میپے کر مدد سے عبدالمیعن ندوی سے نظریہ تقریر کے ہیں۔ (ن-۶)

جناب صدر، اور عزیز بھائیو! نہیں ہے، شہر میں بھی معتدل حالات ہیں وقت بڑی خوشی محسوس کرتا ہوں اس کے ساتھ ساہنہ عزت بھی کر سکتے اگر آپ ساری محنت کر لینے، سب جتن کر لیتے۔ ایک ایک کو خوشنام کرتے ایک ایک کے گھر جاتے ہا تھے جوڑتے اور اسے پہالانے پر آمادہ کرتے، لیکن بھلی چمک رہی ہوئی پا دل گزج رہے ہوتے اور کچھ بوندیں بڑی بڑی ہوں یا شہر میں کسی حصہ میں (غذا بچائے) کوئی دنگا فاد کی کوئی چھوٹی بھی خبر آجائی تو آپ اس کو، مختلف فرقوں کے اور مختلف

امن بہت بڑی نعمت ہے

جیسوں میں ہوا ہے اور آپ اس  
 جوں میں رہتے ہیں کہ، متعدد کوئی خوبی  
 ہے اور اللہ معاف کرے، چارے یہ لغت  
 بلائے دار تجویں نے جلس سمجھا ہے اور  
 شامیاد لگا ہے اور دگوں کو جلایا ہے  
 اور جن کے چہرے پر کوئی استدار ہے عزت  
 ہے ان کی تعریف ہیں، لکھتے ہیں اس مسئلہ  
 موسم کی ہے اور یہ جو اس وقت اس دن  
 کی نظر ہے اور یہ جو بر سکون فضا ہے یہ  
 کہا نام اس کا ہے۔ ہذا کی بہت بڑی  
 نعمت ہے، ہم اس کو بھول جانے کے میں  
 لیکن اس دنیا میں آپ اگر لشکر چھڑ رکھئے  
 شہری دیکھئے اور ایجاد کر دیکھئے،  
 بڑے بڑے اکٹھافات دیکھئے، سائنس  
 کی ترقی دیکھئے، ملک اور جمیکی کی ترقی دیکھئے  
 ملکی ترقی دیکھئے۔ سب بارہ ملک  
 کی دین ہے۔

ہونا، اور امن و امان کا ہونا یہ بہت بڑی  
 ہے، جیسا کہ شامیاد ہے۔ جس کے بعد  
 آپ بیٹھ ہوئے ہیں، اس سے بھی ادھی  
 اس سے بھی دیسے ایک شامیاد ہے، اور  
 یہ کچھے جوت ایسا نے کو تھامے ہوئے ہیں  
 ان سے بھی زیادہ مضبوط اور ان سے بھی  
 زیادہ شاندار بھی ہیں اس کے، وہ شامیاد  
 اس شامیانے کے اور تنا ہوا ہے آپ  
 اس کو دیکھتے ہیں ہیں، وہ شامیاد کیا ہے؟  
 وہ امن و امان کا شامیاد ہے، وہ شامیاد  
 محبت کا شامیاد ہے، وہ شامیاد ایک دس  
 کی عنت کرنے کا شامیاد ہے، وہ شامیاد  
 بحدسر کا شامیاد ہے، وہ تحریر کا شامیاد  
 ہے، تحریر کرنے کے ہم نے دیکھا کہ آدمی آدمی  
 ہے، آدمی سانپ نہیں ہے، تھجھو نہیں ہے  
 ہم آپ جو ایک درسے کے ساتھ بیٹھے  
 ہوئے ہیں، آپ بُرَاء مانتے کا، آپ کو اندر  
 کو بھی پہنچنا ہے، اگر سب کچھے ہو تا بڑے  
 سے بڑا اسپیکر، مہندوستان کا بڑے سے  
 بڑا قابل کوئی کسی یونیورسٹی کا دا لس جانسل  
 آتا، یا اب بھوکیشن نہ رکھنے یا بھرا ہر کے بڑے  
 اور دنیا میں شہرت رکھنے والے اسکار آتے  
 سب کچھے ہوتا لیکن بارہ ملک حالات نہ ہوتے  
 موسم خراب ہوتا، اور لوگوں کی طبیعتوں میں  
 برویتی ہوتی اور لوگوں کو یہ اطمینان رہوتا  
 کہ وہ خیر دعا فیض کے ساتھ، آلام کے ساتھ  
 جلس میں جائیں گے اور جلد جب بھی ختم ہو  
 اطمینان کے ساتھ دہ مکھ بھوپخ سکیں گے،  
 راستے میں بھیگ نہیں جائیں گے اور اسکے  
 نیچوں میں بیمار نہیں ہوں گے، اور ان کو سواری  
 بھی مل جائے گی، اور کوئی جیب نہیں کاٹ  
 لے گا، کوئی ان بر حل نہیں کرے گا، اگر یہ  
 اطمینان و سکون نہ ہوتا، تو آپ کی لغت  
 اتنی کامیاب نہ ہوتی، اور اتنا بڑا جلس تو  
 نہیں ہے، لیکن اس میں ہذا کی مدد بھی  
 اور وہ یہ کہ اس وقت موسم اچھا  
 ج چک نہیں ہے، بارش کا اخطره

جناب صدر، اور عزیز بھائیو! نہیں ہے، شہر میں بھی معتدل حالات میں وقت ٹری خوشی محسوس کرتا ہوں اگر آپ ساری محنت کر لینے، سب جتنی کریم کے ساتھ ساتھ عزت بھی کر سکتے۔ ایک ایک کو خوشامد کرتے ایک ایک

آدمی سانپ بچھو نہیں

جناب صدر، اور عزیز بھائیو!  
جس نہیں ہے، شہر میں بھی مع  
وقت بڑی خوشی محسوس کرتا ہوں  
اگر آپ ساری محنت کر لے  
پلتے۔ ایک ایک کو خوشنام کر  
کے ساتھ ساتھ غرمت بھی کر سکتے

کو فریب سے دیکھنے اور ان کے  
لیے اور ان سے بائیس کرنے کا  
کارہا ہے، آپ نے جتنے تھوڑے  
خود نوش براتتے پڑھ لئے  
کہ، مختلف فرقوں کے اور مختلف  
کے بھائیوں کو مع کر لیا یہ آپ  
کی، آپ کے محبت کی اور نیک  
لیل ہے۔ آپ کو خوش ہونا چاہئے

گھر جاتے ہاٹھ جوڑتے اور اسے بیال کانے  
بڑا مادہ کرتے، لیکن بھلی جمک رہی ہوتی مادل  
گرج رہے ہوتے اور کچھ بوندیں بڑ رہی ہو  
با شہریں کہیں کسی حصہ میں (غذا بچے) کوئی  
دیگھا فاد کی کوئی جھوٹی بھی خبر آجائی تو آپ  
کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے تھے، تو تعریف صحت  
آپ کی اور آپ کی نیک نیتی کی نہیں بلکہ اس کا  
حق موسم کو بھی بچوں بخواہی سے، معتدل حالات

خے مالک کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ  
آواز ہر، آپ کی دعوت برجس  
کوئی اور کسی قسم کی ضیافت کے سامان  
راہ اس کا تعلق پیٹ سے ہو  
ہو، کانوں سے ہو یا انکھوں سے  
ظرف کی کوئی چیز اس میں شامل  
ہے، سیدھا سادا جلسہ ہے، اور  
میں ہے اسی کے سنبھل کے لئے  
آگئے۔ یہ بڑی امید پیدا کرنے والی  
اس بات کی دلیل ہے کہ ابھی ہمارے  
کنکریاں کے لئے بھروسے سکھ رکے

میرے بڑی بی سبے، جی  
ہیں ہوں ہے، اعتماد باسکل ختم نہیں  
اک شہری دوسرے شہری پر  
لایا رکھتا ہے اس پر آپ کو جتنی بند  
کم ہے، لیکن اس میں خدا کی مدد گی  
اور وہ یہ کہ اس وقت موسم اچھا  
ج چک نہیں ہے، پارٹی کا خطرا

راتے میں بھیگ نہیں جائیں گے اور ان کے  
نیچوں میں بیمار نہیں ہوں گے، اور ان کو سواری  
بھی مل جائے گی، اور کوئی جیب نہیں کاٹ  
لے گا، کوئی ان بر حل نہیں کرے گا، اگرچہ  
اطنان و سکون نہ ہوتا، تو آپ کی محنت  
اسی تکامباب نہ ہوتی، اور اتنا بڑا جلسہ تو

مسنواتوں کے پتیا اور سماں کو غیر معمولی درستی تھیں  
سکریئری ایکلیسی کمپیشن کی رپورٹ پر صدر مسلمہ پرنسپل لائبریری  
سمیعہ عمدہ

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے مرکزی اقلیتی کمیشن بورڈ کے سکریٹری مسٹر سکینہ کی حالت پر پانے سے سوت رو عمل کا اخبار کیا ہے، مسٹر این وسی سکینہ کی رپورٹ کا خلاصہ کچھیں دنوں اخبار اس شائع ہوا تھا جس میں مسلم پستل لا بورڈ اور اس جیسے دوسرے سائل کو مسلمانوں کے لئے غرام اور غیر حقیق بتایا گیا تھا، اور اس رپورٹ کی ہندستان کے قومی پریس میں خوب خوب اشاعت ہوئی اور اب تک ہو رہی ہے۔

اور اب تک بجوری ہے۔  
دراس میں ۲۹ دسمبر ۱۹۸۳ء کو آل انڈیا مسلم پرنسپل لابورڈ کا اجلاس ہوا جس میں مولانا علی میان کو بورڈ کا صدر منتخب کیا گی، اس اجلاس میں مولانا اپنی بیماری کی وجہ سے شرکیت نہیں ہوئے تھے، آل انڈیا مسلم پرنسپل لابورڈ تمام ہندوستانی مسلمان کا نمائندہ ہے، اس میں ہر سکھ اور مکتب کے علماء اور ہر ہنر قانون شرکیت ہیں اور مسلمانوں کے عالمی قوانین (پرنسپل لا) کی حفاظت کیلئے آواز بلند کرتے ہیں، ہندوستان میں مسلم پرنسپل لا کے تحفظ کیلئے بورڈ کی بارہ کمیٹی بارہ لاضع اور مستقر رکے کا اظہار کر جیکلے ہے۔

مسلم پرنسپل لابورڈ کے صدر مولانا علی میان ابھی جنوبی ہند کے دورہ سے واپس ہوئے ہیں، اموں کو مسٹر سکسینہ کی رپورٹ ان کے دفتر سے اخبار رکے کیلئے موصول ہوئی ہے، انھوں نے مسٹر سکسینہ کی رپورٹ اور اس کی غیر معمولی اشاعت پر رد عمل کا اخبار کرتے ہوئے لپے بیان میں کہا ہے:-

میں یہ تاثر و سے رہا ہے کہ یہ نیتو اتنے اہم ہیں جتنی اہمیت ان کو دی جا رہی ہے، اور نہ حقیقی مسائل ہیں، اس ہم کو مرکزی اقلیتی کیشن کے ایک ذمہ دار عہدہ دار مسٹر این، سی سکریٹری کے اس رپورٹ سے فزید قوت مل گئی جس سی انخوں نے مسلمانوں کی پس ماندگی کے مومنوں پر انہا رخیال

کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلمان رہنماءوں نے معاشری بہتری پر لوجہ دیے ہے بے سچائے سکم پر مسلم  
ستبٹی بل، مسلم یونیورسٹی اور اردو جیسے غیر اہم مسائل کے پچھے پڑے ہوتے ہیں - مولانا کہا  
دو کی مسئلہ سکینہ نے ان اہم ترین مسائل کو غیر اہم قرار دیے ہے پہلے مسلمان عوام کے احسانات<sup>9</sup>  
خیالات کو جانتے کی زحمت گوا را کی تھی ؟ یا ان کی نشایہ ہے کہ مسلم زعماً جنہ موبہوم فوائد کے بد  
میں مسلمانوں کے مذهبی و ثقافتی تشخیص و انتیاز کو فروخت کر دیں ؟ بہتر ہو گا کہ لگے با تھوں مسئلہ  
سکینہ اس سوال پر بھی روشنی ڈالیں کہ کی دستور ہند میں اقلیتوں کو دی کئی مذہب، زبان  
اور تہذیب کی آزادی کی ضمانتیں بے سوچ تصحیح دے دی گئی تھیں، اور ان سے اب بندوقستانی  
قوم کے سمجھی طبقوں کو کیساں معاشری ترقی کی خاطر دست بردار ہو جانا چاہیے ؟

مولانا نے کہا « مسٹر سکسینے نے اپنے مضمون میں بد نعمتی سے مسلم مسائل کے بارے میں جو رائے ظاہر کی ہے وہ ذکرتے تو بہتر تھا، کیونکہ اس سے اس ادارہ کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے جس کیلئے ادارہ قائم کیا گیا ہے اور جس سے وہ دالبستہ تھے بلکہ اس سے حکومت کے ارادے کے بارے میں بھی شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں، ہمارے پریس کا اس بیان کو اچھائی میں جو روایہ رہا ہے وہ اس سے بھی بدتر ہے، بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارا فتویٰ پریس مسلمانوں کے حقیقی مسائل پر کوئی توجہ نہیں دیتا لیکن ہر ایسی بات کو جس سے مسلمانوں کو تنکیف پہنچنے اور ان کے مفادات متناثر ہوں خوب اچھا نہ ہے، اور نہایاں جگہ دیتا ہو، ہمارے نام نہاد قومی پریس کا یہ طرز عمل مسلمانوں میں جھنچھلاہٹ اور شکوک و شبہات پیدا کرنے کے ساتھ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ اسکو مسلمانوں کے خیالات، جذبات، نقطہ نظر اور ان کی توقعات سے کتنی دلچسپی ہے؟ اسکا یہ روایہ فرقہ دار انتہکجہتی اور قومی اتحاد دونوں ہی کیلئے مضر ہے۔»

# صَفَاتُ الْإِلَامِيَّةِ ثُدُودُ الْعُلَمَاءِ كَفَافُ

نام سے جس سارے مخصوص کی مظہر  
دی ہے اور جس میں حوزہ اک، زراحت  
محنت افرادی قوت، تحقیقی اطلاعات،  
اور آئندہ مکالموں کی ترقی اور وسائل  
تبلیغ کی ترقی، تباہی، چالا، تنظیم،  
نام لے امن کے نام پر فلسطینیوں کو بناں  
پے دست دبا کر دیا اور مل انزعز سے  
کو بحال باہر کی، تنقیم آزادی فلسطینیں جس  
خلاف واقف راقی کا یہ بوسنا اور عالات

تو اپنی کی ترقی شامل ہے اور سیم لے  
رکنِ محالک پر زور دبا ہے اور اس عمل  
منعوبہ بر عل درآمد کے لئے استینڈنگ  
کیٹی سے ہر مکن امداد کی جو اپیں کی ہے  
اور اس سلسلہ میں اسلامی یونیورسٹی  
براے سائنس اور فن لوجی کی جو منظوری

نقد و خراب ہوئے کربلا میں نعم  
طیبیوں کا اسرائیل نے صبرا اور شیلا  
مقام پر قتل عام کیا اور یا سرفراز  
جن جان بچانے کے لئے امریکہ کی مدد  
پڑی، یہ محالک نہیں چاہتے تھے کہ

دوبارہ اس میں الاقوای سلم میں داہی کیونگر اس سے ان کی انفرادیت کو نکال جانے سے ان منصوبوں کو کامیاب بناتا تھا۔ سلم اسلامی کا فرض کے اس فلسطین کو اپنا د جود و انفرادیت ساتھ برآمد ہوں گے۔

اے دقت میں کافرنس کا فیصلہ  
کی میر کی متعطلی ختم کر دی جائے، بڑا۔  
دانشمندانہ اقدام ہے۔ وہ اسلامی دینیا  
کے عزائم اور جذبات کا آئینہ دار ہے  
اس سے عالم اسلام میں ترقی، استحکام  
اور کھنے میں میر کی حیات حاصل ہوگی  
دشمن ایک ایسی تنظیم آزادی فلسطین  
کا ہے جس کا مفاد شام سے دائرہ  
کی فلسطین سے اور اسی مقصد کے  
دل کی ناظر شام نے تنظیم آزادی فلسطین

احلاف کا سچ بویا۔ اسلامی تنظیم میں مغرب کی شمولیت سے اسلامی جزیرہ دلدادن کو فراغ دینے کے لئے نئی راہیں کھلیں گی باہمی تعاون ای ممالک کو فنی اور سیاستی میدان میں اور دریں مسائل کو حل کرنے میں بھی کا برا موقع ملے گا اس لئے کہ مغرب

اس کی صلاحیت زیادہ ہے، اور  
تو کی صورت میں بھی مصری دوسرے  
کی یونیورسٹیوں، اسپتاں،  
بارت ور سائل کے لینڈ شور میں بودھ  
بھی بڑی تعداد میں کام کرنے رہے ہیں  
وہ لیبارٹری اور فیلڈ فک میں موجود پس  
لیاذا سے ۔ حمالک ایک ایسے ملک کی  
حیثیت سے جو عالم اسلام کی ہر محاذ پر

ج پر ابی حمایت دامداد یس اھا ف  
کرس اور اس مسئلہ کی نزاکت دا ہمیت  
سموں کرتے ہوئے اپنے تعاون و طاقت  
سے اسلامی صالک کو ناقابل تغیر بنا د  
۔ آئین۔

۱۹۸۳

کو معاصل ہیں، ایسی خبریں ان ملکوں کے  
بریس، وینیزو، اور مکرانوں کے پیانات  
کے ذریعے آتی رہتی ہیں۔

اُن ملکوں کے عوام کے حالات  
میں ملک ملی دنیا کے حاصل گئے  
مشترک نے میں وہ ایک بڑے جاہام  
ہے میں، کیونکہ تایید ایک طرح کی  
دی ہے اور جو درجی گرنا بڑی بات

# دوسرا حصہ کے حکام اور انکے

سنه ترجمہ: فهو فیم الدین

四

## مولانا محمد رابع حسني مددوي

## اس زماد کا مرض

تو میرے بھائیو! سیدھی اسی  
یہ ہے کہ خدا نے اس ملک کو سب کچھ د  
کیے کیسے لوگ بیان پیدا ہوئے، اور  
نے کوئی نعمت دے کر ہم سے جھینی نہیں  
ہم نے اس کے لئے اپنی اہلیت اپنا اس  
لئے قابل اور تحقیق ہو نامنابت نہیں کیا، ہم  
اس کی قدر نہیں کی، خدا کی نعمت کی قدر  
کی، جلد ہی ہم یہی لاپچ پیدا ہو گئی اور تھوڑے  
سے وقت میں زیادہ دولت مند بننے کے لئے  
ہوس پیدا ہو گئی، دولت کیانے کا فتح  
بر انہیں ہے یہ ہر زمانے میں رہا ہے لیکے  
اس زمانے کی بیماری ہے، کم سے کم دفعہ  
میں زیادہ سے زیادہ دولت مند بننے  
شوق یہی بیبیت ہے اس زمانے کی،  
موجودہ لفڑی چھرنے، ہمارے برسیں نے  
نادلوں نے، ہمیں نے جو فضنا بنائی  
اور جو جلد بازی پیدا کر دی ہے اور جلد  
پیسے سے جو آرام ملتا ہے کہ جو چیز ہم خر  
سکتے ہیں، بازار میں گئے اور فی وی لا  
بازار میں گئے اور ریڈ یو خرید لائے اور  
رفیغ چھرے آئے اور آرام کی چیزیں  
آئے، کولر لے آئے، یہ چیزیں ایسی میں  
جلدی مل جاتی ہیں، اس لئے ادمی جلد  
دولت مند بننا چاہتا ہے، پہلے دیر جلد  
دولت مند بنتا تھا، اس کے لئے بہت  
یا تھوڑا پاؤں مارنا پڑتا تھا، بھروسہ دولت کا  
تیجو تھا، دولت کی جودیں بھی دہ بھی بہت  
دیر ہیں ملا کر تی بھی، دھونڈنے سے مدد  
کھی۔ اب دولت کی جلدی حاصل ہو  
ہے، ایسے طریقے تک آئے ہیں، خاص  
ہر دوہ طریقے جس کو لوگ بالائی آمدی کی  
ہیں، جو ادھر کی آمدی ہے، وہ بہت  
جلدی دولت مند بنادیتی ہے، ۱۱  
دولت کا نیجو بھی بہت جلدی حاصل  
ہوتا ہے، ابھی آپ کو ایک رقم ملی، ج  
حساب میں بھی نہیں بھی، جو آپ کو مجب  
ٹھی محنت کرنے سے نہیں مدد، لیکن  
کسی کو کام پڑی گیا تھا آپ سے، مگر  
کسی عالمی طرف اشارہ نہیں کر دیا ہے، اس  
کسی کو کسی سے کام پڑی گیا تھا، اس  
ذناس حالات بائی ریں، اُن دام بھی  
رہے، انسان کو، انسان بہ بھروسہ ہے اور  
کام کرنے کا موقع رہے، کام کرنے کا وقت  
باقی رہے، انسان کے اندر خدا نے جو  
سوق رکھا ہے، جو جنگل کی ہے، اسکے  
اندر کام کرنے کی، وہ بھخت دبایے، دہا بنا  
کام کرتی رہے، تب تو بدینا جس میں ہے باغ  
ہے، اس کا لطف اٹھایے، زندگی کا  
لطف اٹھا ہے، لیکن اگر سب کچھ اس دینا  
کو دیدیا جائے، اور صرف یہ بھروسہ جو ہے  
دل کا، سکون جو ہے، اور انسان سے ابھی  
اید جو ہے، یہ اس سے نہ لی جائے تو بھر  
بس سب عاک میں مل جانا ہے، پھر کے  
ہی ظفحی دینا کے جمع ہو جائیں اور اطینا  
دلانا جائیں اطینا نہیں ہوتا، مل جنوں  
کو ابتوں میں جاکر دیکھئے کر رنگت  
اڑی ہوئی ہے، ہوا شاہ اڑرہی میں آئی  
کے چھرے کا رنگ زرد ٹرا ہوا ہے، اور ابھی  
تو کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن اپنال کی خدا  
کو بھی دخل ہے، آپ کسی مریض کو  
اپنے گھر لے آیے، اور دہاں بچھوں کے نہیں  
بونے کی دہ آواز سنے، اور دہاں کسی بیمار  
ہونے کی بات اس کے کام میں نہ ہرے  
تو اس کا خون ٹڑھ جاتا ہے وہ اپنے کو  
تند رسست محسوس کرنے لگتا ہے، اور  
اچھے خاصے ادمی کو اپنال کی خدا کے  
اپنال تو ایک محنت کی جگہ ہے، لیکن اپنال  
کام احوال جو ہے وہ یہار دل کا ماحول ہے  
دہاں بیمار آتے ہیں اور بیماری کی باتیں ہیں  
ہیں، بیماری سے دہاں مقابل کیا جاتا ہے  
اور دہا بلائی جاتی ہے، انگلش دیکھے  
جاتے ہیں، دہاں کوئی خوشی کی بات نہیں  
سانا، کوئی بارکباد دینے نہیں آتا، سب  
مزاج بر سی کے لئے آتے ہیں، جو اتابے  
بھی بوجھتا ہے کہ خیرت ہے؟ رات کیسی  
گندی؟ آپ بچھے ہیں! جو اربا ہے وہ ہیں  
پوچھ رہا ہے، نیجو ہوتا ہے کہ اجھا جلا  
ادمی بھی اپنے آپ کو مل جن بھنے لگتا ہے  
حالانکہ اپنال میں بھر لجھ کا سکھ ہے اور  
معین بعین اپنال میں تو ایسا ہے کہ لوگ  
دہاں شوقی جاتے ہیں، دہاں ایسا سکون

**مغل حالات پیدا کیجئے**

اس لئے سب سے بڑا فرض، اس  
ملک میں سب سے پہلے کرنے کا کام ہے  
کناریں حالات ہوں، ادمی کو، ادمی کا بھروسہ  
ہو، اور ادمی کو اپنی زندگی کا بھروسہ ہو کہ  
وہ ابھی رہے گا ابھی محنت کر سکتا ہے اس  
کو کچھ کرنا چاہیے، اس کو باقاعدہ پاؤں مارنا  
جا ہیشے، اپنے نئے بھی اپنے بچوں کے لئے  
بھی اور علم میں اضافہ کرنے کے لئے اور دن  
کو کچھ دینے کے لئے کچھ دنیا کی جھوٹی میں ہوئے  
کے لئے، کچھ روشنی عطا کرنے کے لئے، کچھ  
محنت کا اظہار کرنے کے لئے، خدا نے اس  
کو ایک جو ہر دیا ہے، ایک کال دیا ہے اس  
کے اندر کام کرنے کا ایک شوق دلار پیدا  
کیا ہے، اس کے اظہار کرنے کا ابھی موقع  
ہے، اگر معلوم ہو جائے، ڈاکٹر ابھی اک  
کہ دے (خدا ہم کو اور آپ کو سب کو بھائی)  
کسی طرح خاہر ہو جائے ملیعن بریا کسی اندھے  
ادی پر کر شام تک خیرت نہیں ہے، کان  
میں بھنک پڑگئی ہو کر داکٹر صاحب کچھ کہ کئے  
ہیں اب وہ بوجھ رہا ہے کہ کیا کہ کئے ہیں،  
لاؤ کہ آپ کیسے کھائی کچھ نہیں، کچھ نہیں، آئے  
اطینا ریکھی، لیکن کام میں ایک بات پڑ  
گئی کہ شام تک خطرہ ہے، پھر صاحب آپ  
کسی طرح ان کا دل بہلانا چاہیں، کیسی حدود  
کہانی سانپا ہیں، کیسی حدود غزل سانا  
چاہیں، کیسا حدود کھانا کھلانا چاہیں، کسی  
دعوت میں لے جانا چاہیں، اس ملیعن کا  
دل نہیں لے سکا بلکہ انگریز رسست ادمی  
کے کام میں ایسی بات پڑ گئی ہے تو اس کا  
بھی کسی چیز میں دل نہیں لگے گا، اور وہ اسی  
وقت بیمار بڑھا گئے کہ ایسے جائے گا،  
ایسا معلوم ہو گا کہ ساری طاقت جو اب  
دے گئی، جسم کا نظام فیل ہے، اس بات کوئی  
کوئی گولی اس کو نہیں کھلائی گئی، کوئی انگلش  
ایسا نہیں دیا گیا، جو وہ صبح کو بخادھی ابھی  
ہے، لیکن اس کا دل دھڑکنے لگا، اس کوئی  
زندگی کا بھروسہ نہیں رہا، اب اس کو کسی چیز  
میں مزہ نہیں آتا، جس کو چھانسی کی سزا ہوئی

کن کام ہوا، حالانکہ بھروسہ نہیں، برس  
رہے تھے، ہر جگہ نہیں گرہے تھے  
ہر ملک کو حظرہ نہیں تھا، لیکن طبیعت بریشان  
تھیں دہ سکون دا طبیعتان نہیں رہا تھا، دینا  
کے باقی رہنے کا یقین نہیں رہا تھا کہ دینا  
باقی بھی رہنے کی یا نہیں ایسا تو نہیں ہے  
کہ قیامت آجائے، مسلمان اس کو قیامت  
ہنستے ہیں اور سماں سے ہند دی جائی اور کسی  
طریقے سے کہنے ہوں گے، لیکن ادمی کوئے  
اطینا نہیں تھا کہ رات کو سوئے کا تو صبح  
کو اٹھ کا بھی، اور یہ کہ دینا کو کس کے لئے قائم  
رہتا ہے، محنت کس کے لئے، ناعولی کس  
کے لئے، ادب کا کوئی کارنامہ، کوئی بہت  
بڑی جھیزیں کرنا یہ کس کے لئے؟ جب دینا  
میں رہنے والی نہیں ہے، جب ادمی ہی رہنے  
والا نہیں تو بھر کس کے لئے محنت کیجائے  
آپ رامائیں کو لیجئے، یا شاہ نامہ کو لیجئے  
فارسی کے اور جائے عربی کے جو بہت بڑے  
بڑے دکس ہیں ان کو لیجئے، جا ہے  
غالب کے دیوان کوئے لیجئے، جا ہے میر قی  
میر اور سودا کے کلام کو لیجئے اور جیسے  
لکھنؤ اور دہلی کے شعراء کے کلام لے لیجئے  
یہ سب ناریں حالات کی چیزیں ہیں، تو ہر  
قیمت بر ناریں حالات کو باقی رکھنا چاہیے  
یعنی پہلے انسان کو انسان بھروسہ نہیں  
ادرات ان کو زندگی کا بھروسہ ہو، اپنی عزت  
کا بھروسہ ہو، اگر مجھے ہزار کوئی شوق دلاتا  
ہو اور میرے بہاں گور کھپور میں بہت سادے  
ددست ہیں، بہت سارے عزیز نہیں چاہے  
یہاں تک تعلقات ہیں اور ہم ہم اسے رہتے  
ہیں، سب نے ہمیں شوق دلاتا اور آرام  
سے آرام دہ طریقے سے لائے، لیکن ہمیں یہ درد  
ہوتا کہ بیماری بے عزتی ہو جائے گی، ہمیں  
دہاں کوئی بریتان گرے کا تو میں آئے  
کی ہمیں نہیں کرتا، اس لئے کہ ادمی کو اپنی  
فرنٹ پیاری ہے، اولاد پیاری ہے، کھربالا  
ہے، دھنک پیارا ہے اور سب بھر جائیں ہمیں فد فخر  
کھنک کا مزہ ہے، دہ کسی اور چیز کا، سخن تو شر  
میں کہتا ہوں نہیں فرانش، اب اس کو کسی چیز  
بھی مزہ نہیں، دہ لی کے ایک شافرے کی

دینا میں دل عظیم جنگیں عالمی جنگیں  
ہوئیں، اس دفت دنیا میں سب کچھ موجود  
بھا ان دونوں جنگوں بر برا کام ہوا ہے  
پڑی کت میں کھو گئی ہیں لیکن میں جاہتا  
ہوں کہ یونیورسٹی کا کوئی اسکالر اس بر  
ڈاکٹر پ کرے، مقابل لکھ کر سیلی جنگ  
عظیم میں اور دوسرا کام عظیم کے زمان میں  
کتنا کام ہوا، حالانکہ ہر جگہ گولے نہیں بر س  
رے تھے، ہر جگہ بم نہیں گردہ ہے تھے  
ہر ملک کو حظرہ نہیں دھنا، لیکن قبیعہ بریشان  
ہیں دہ سکون دا طبیان نہیں برہا تھا، دینا  
کے باقی رہنے کے لیے نہیں رہا تھا کہ دینا  
باقی بھی رہنے کی یا نہیں ایسا تو نہیں ہے  
کہ قیامت آجائے، مسلمان اس کو قیامت  
ہکنے میں اور سماں سے سند و بھائی اور کسی  
ملپتے سے سکنے ہوں گے، لیکن آدمی کو یہ  
اطبیان نہیں تھا کہ رات کو سوئے کا تو صبح  
کو اٹھنے کا بھی، اور یہ کہ دینا کو کس کے لئے قائم  
دہنا ہے، محنت کس کے لئے، شاعری کس  
کے لئے، ادب کا کوئی کارنامہ کوئی بہت  
پڑی چیزیں کرنا بہ کس کے لئے؟ جب دینا  
ہی رہنے والی نہیں ہے، جب آدمی ہی رہنے  
 والا نہیں تو پھر یہ کس کے لئے محنت کیجائے  
آپ رامائیں کو لیجئے، یا شاہ نامہ کو لیجئے  
فارسی کے اور چاہے عربی کے جو بہت بڑے  
بڑے مدکس ہیں ان کو لے لیجئے، چاہے  
خالب کے دیوان کو لے لیجئے، جاہے میر غنی  
میر اور سودا کے کلام کو لے لیجئے اور جاہے  
لکھنؤ اور دلتی کے شوارہ کے کلام لے لیجئے  
یہ سب نارمل حالات کی چیزیں ہیں، تو ہر  
قیمت پر نارمل حالات کو باقی رکھنا بجا ہی سے  
یعنی پہلے انسان کو، انسان پر بھروسہ ہو  
ادرات ان کو زندگی کا بھروسہ ہو، اپنی عمر  
کا بھروسہ ہو، اگر مجھے سزا کوئی شوق دلاتا  
ہو تو اور میرے پہاں گور کھصور ہیں بہت سارے  
دوست ہیں، بہت سارے عزیز ہیں، مبارکے  
پرانے تعلقات ہیں اور ہم ہمایں آتے رہتے  
ہیں، سب نے جیس شوق دلا یا اور آرام  
سے آرام دہ طریقے سے لائے، لیکن یہیں یہ فر  
ہوتا کہ ہماری بے عزتی ہو جائے گی، یہیں  
وہاں کوئی ہریتان کرے گا تو میں آنے  
کی بہت نہیں کرتا، اس لئے کہ آدمی کو اپنی  
عزت پیاری ہے، اولاد پیاری ہے، کھرپا  
ہے، دھن پیارا ہے اور سب چیزیں جب  
زد ہے آجاتیں یا خطرہ میں پڑ جاتیں تو دش  
لکھنے کا مزہ ہے، دل کسی اور چیز کا، مختروش  
میں بہت ہوں گے اور چیز کا، مختروش  
جی ہر چیز، دلی کے ایک شامنے کی تھا

# قرآن مجید

## قرآن مجید کی روشنی میں

الحاج عبد الکریم پاریکہ ناگپور (تیری اور آخری قرض)

**جنگی قیدی اور قران** [بھل جنگ عظیم]  
 امن نہ بہوچا دیجئے، پاس نہ کرے  
 کے بارے میں ہم میں سے بہت سے لوگ  
 فردی کی یہیں بس کی افادیں جو حق  
 کافی تفصیلات سے واقع ہیں۔ جانپتوں  
 کے امید و انتیں ہیں وہ بینرے پر کتنے ہیں  
 کہاں فرقان کے سوا کوئی اور پرچرے تو یا  
 کچھیں اُن افریقیں غلطیں  
 (سرودہ زخوت۔ ۱۳)  
 ترجیح، کہ فرقان ان دونوں بڑی بڑی  
 بستوں ہیں کے سی فلم اُدی بریکوں نہیں  
 اہلگی ۲  
 جی کو ادھر اپنے کے اندھے بیٹے  
 پس تھے ان میں سے کسی بچہ کو ادا جانا  
 جائیے تھا کیا خروجت تھی کو بعدن عدا اس  
 صلی اللہ علیہ وسلم نامی ایک شخچ پڑا اسرا جا  
 فرقان بھیں ایک جگہ قبایل کو  
 اہم قسموں رحمت دیتے ہیں۔  
 (سرودہ زخوت۔ ۳۴)  
 ترجیح، کہ دنارے وہ کلکوں حست کی قسم  
 کا تکلیفی ہے تین ہزار سی بات کہتے ہیں:  
 حُقْقَةِ نَبِيٍّ هُدًىٰ مُهَاجِّهٰ  
 فی الْخَلْوَةِ الدُّنْيَاِ (زخوت۔ ۳۵)  
 ترجیح، ہمیں جیات دنیا کی محنت بھی  
 خوداں کے اندر کیم کر دیتے ہیں۔  
 اور اپنی برمی سے جس کو جتنا جایا  
 دیا جب دنیا کی محنت خواہیں دنیا پر  
 والی ہے اور دنال بدیرے اس کو دیتے  
 اور بخوبی کرس۔  
**قرآن کو لوگوں تک ہمچنان کوئی بھی**  
 بنتے ہیں، سائنس اور رہنمائی کی اس طرح  
 غور و نظر کے ساتھ قران مجید کو پڑھ کر  
 بنتے ہیں کہ جو کوئی تقدیروں کا اس  
 کا کام سنا دیجا گے، پھر انہیں جائے اس  
 زمانے میں جو کوئی تہذیب و تدبیر کے  
 عوام کا زمانہ تھے میں اور علم کا زمانہ  
 بنتے ہیں، سائنس اور رہنمائی کی اس طرح  
 غور و نظر کے ساتھ قران مجید کو پڑھ کر  
 بنتے ہیں کہ جو کوئی اپنے جسے ملکی نہیں اور  
 اس کے مقابلے میں جو کوئی تقدیروں کا  
 کام سنا دیجا گے کہ وہ اپنی حالت  
 کا سوچنا بھی ایک بہت بڑے اسرا جا  
 کو اپنے سریلے کی بات کوئی اس کے  
 داری کو بتتے ہیں مسون خوبی آتیں میں آپ  
 کوئی بھائی کے بناے کے ساتھ جما  
 کی جائے گا۔  
 وَاتَّ أَحَدٌ مِنْ الْكُفَّارِ كَيْفَ إِسْتَجْأَلَهُ  
 فَأَنْجَحَهُ مُحَمَّدٌ يَسِّمُ كَلَامَ اللَّهِ تَعَالَى أَلْأَعْلَمُ  
 مَا مَنَّاهُ مَا دَلَّ إِلَّا شَاءَ بِإِنْهُمْ قَوْمٌ كَيْفَ  
 يَعْلَمُونَ ۝ (سرودہ توہہ۔ ۶۰)  
 ترجیح، کاے غور کریں میں سے اگر  
 کوئی شخص اپنے بے بناء کا طاب ہو تو  
 اپنے ارشاد رہے۔  
 تزویں قران کے پہنچا جائیں میں سال  
 کی زندگی اپنے نے کوئی سیکاری میں اسی  
 کو دیں باکر فرمائیں ایک کم جس قلخ پیش کر  
 جائیں میں سال ایک ایک امری نہ سے اصرار  
 خیز ہذا اور بذلۃ خلُقٍ مَا تَلَوَّنَ فِی

## ہر شخص اعتبار کاما رہا ہوا ہے آج

از۔ ام ہائی۔ اقبال منزلہ نزدیکی ایش  
 (احسن)

نور حیات کو کوئی جھومنکا بجھا نہ دے!

اس زخم آنکھی کواب اتنی ہوا نہ دے!

روداد صبط غم کو میں کیسے بیاں کروں

دل کا گداز پھر کوئی پرده اٹھا نہ دے!

خاموش ہی رہو کہ شدائد کا دور ہے

روکوس اشک غم کہ کمیں کچھ بتا نہ دے!

کوئی کسی کے دکھ میں بھلا کیا شریک ہو

پروردگار گر دل درد آشنا نہ دے!

مسجدہ قبول ہو نہ سکے گا کسی طرح!

جب تک جیس کے ساتھی ادل بھی جھکا نہ دے!

بے رہ روکی پہ میری نہ کھارجم اس طرح

رہیزن کے ھیس میں تو کوئی رہنماد نہ دے!

قام کرہے گی دیدہ پر نم کی آرزو

جب تک وفا کے بھول دلوں میں کھلانا دے!

رحم اے بحوم یا میں کرم اے بحوم یا میں

مجھ کو میری فغاں ہی نظر میں گرا نہ دے!

احباب نے دیا ہے وہ انعام دوستی

دشمن کو بھی کوئی بھی ایسی سزا نہ دے!

ہر شخص اعتبار کا مارا ہوا ہے آج

کیا دے سکی کو ایسے زمانے میں کیا نہ دے!

اے چارہ ساز! تیری محبت کا شکر یہ

لیکن ترا خلوص غم دل بڑھانے دے!

یا اپنی جان دے کے بھی وعدہ وفا کے

یا پھر کبھی کسی کو کوئی آسرا نہ دے!

اہن کے بنائے سے بنتا نہیں ہے بکھ

توفیق کا رخیر کی جب تک خدا دے!

کیا کیا تم جہاں میں دل ناوار پے تھے

یا رب! یہ حشر ہے یہاں اب وہ فھنا شد!

پائے بھی کیا غزل مری داد سجن شناس

جب تک جہاں سے کوئی سوت بھا نہ دے!

ہائی تمام عمر بی کھوئی کھوئی سی

پکھ اس طرح کو خود کو بھی اپنا پتہ نہ دے!

## سعید انصاری صاحب اتفاق فرمائے

ابوالوفاء بن موزی

اس سے سید انصاری صاحب کا اتفاق ۱۹۸۲ء۔ ۲۰۵ جنوری کے کے

دریانے شہر میں جامعہ مسجد اسلامیہ نوئے بیسہ بھیگ انا اللہ والی اللہ جو دوہ

یکسے موزی و مرض پیش کیے کیسٹر ہیٹس جملہ جو ملیں ہوئے تھے کے متعلق عام

اس سے سید انصاری صاحب کے اسی مسجد میں جامعہ مسجد اسلامیہ کے

سید انصاری صاحب کے ادھر اسے دیکھا جائیا تھا اسی مسجد میں اسی مسجد میں اسی مسجد میں

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں اور جنگی میں کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا

کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا کہ کارکنوں کے ادھر اسے کیا اتفاق ہوا







## علم اور علوم سہارپور اور ان کی علمی تصنیفی خدمات!

تالیف: سید محمد شاہد سہارپوری — کاغذ دفاتر و طباعت: — مناسب جلد اول، ۵۲۲ صفحات، جلد دوم ۵۰۰ صفحات۔ — مجلہ گردبیوش، سال ۱۸۷۳ء۔ قیمت درج نہیں۔ ناشر: کتب خاد اشاعت المعلوم، مکان سخنی، سہارپور۔

ہندستان کے ان مدارس میں ایک مشہور

مولانا محمد شاہد صاحب، مدرس سہارپور

و ممتاز مدرس ہے جو مدرسہ کے طرز میں ان

کے عنازوں جوان فاسل میں بھی خودت شیخ

کے اخلاق دار ادب اور لذت زدنے کے حفظ

میں درست ترقی اور مدارس کے نظام تربیت پر تحقیق

کام کرنے والوں کے لئے کتاب ایک

مرجع میں گئی ہے۔

اس باب میں قوم و ملت کو پیش کرنے

والے مسائل و مشكلات کے حل کی کوشش

یہ مدرسہ اور مدارس کے نظام نصاب اور نظام

تبلیغ میں ترقی اور متناسب تحریک اس کے

بنیادی نظریات میں میں بھی، اس تحریک

قادی اور خدمات کا بھی تفصیل ہے۔

نے جام بدرے ہے ہندستان کو ایک

یہ، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان مدارس

کے ذمہ داروں کا چھپنے کو مخفی بڑھتے

ہے اور مدارس کے نواسے اور بڑھتے

میں مدرسہ مطالعہ علوم سے فارغ

کی وہیں مدرسہ مطالعہ علوم کا حساس دماغ اور

رہائے، اور دینی طرف کی طرف ہے اور

ان خوش قسم تلویحیں کے قدم پر جیسے

اعتماد کے ساتھ ایک دوسرے میں بھی

حرفت شیخ کی محبت و دلچسپی، تربیت اور

دعاوی کی نمائش میں تازگی اور

لے داشت ذکارت، علی ذوق اور تلاش

کی طرف دھکا ہے اور ان کا ایک اعلان

یا ایک فتویٰ سماست کا رخ موڑ نے

کے فریضہ مولانا حسین اور ابرار بن الجنون

اور ایوان اقتدار میں زلزلہ کرنے کے لئے

کو توجہ دلانے کے باوجود مدرسہ کے

اس کے شفیری محتوا اور تحریک سے اور

ذمہ داروں نے کسی جیگہ کی حرمت

نہیں بھی۔ میں کیا بھی تحریک و تبلیغ

کے بعد افاضہ عوام کے لئے بھی کیا

نامہ مولانا عبداللطیف صاحب مرحوم اور

حضرت شیخ کی بادا شیخوں کی ندوی میں

ہر سو کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

سکول کی رؤسائی اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحریک اور مطالعہ علوم کا

تفاویں کی تحریک اور اس کی تحریک

کے بعد اس کی تحری